



م سے پہلے مال غنیمت کسی کے لیے حلال نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے اسے ہمارے لیے جائز کر دیا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے جنگ کا ارادہ کیا، تو اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ جہاد میں نہ آئے، جس کا کسی عورت سے نکاح ہوا ہو اور ابھی تک اس سے شب بامشب نہ کی، جو جب کہ وہ اس کا ارادہ رکھتا ہو وہ شخص (بھی نہ آئے) جس نے گھر تعمیر کیا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ رکھی ہو وہ شخص (بھی نہ آئے) جس نے بھیڑ بکریاں یا حاملہ اونٹیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو پھر انہوں نے جہاد کیا اور عصر کے وقت یا اس کے قریب قریب بستی کے پاس پہنچے اور سورج سے کہنے لگے کہ: ”تو بھی اللہ کا تابع فرمان ہے اور میں بھی اس کا تابع فرمان ہوں! اللہ! ہمارے لیے اسے اپنی جگہ پر روک دے“ چنانچہ سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی پھر انہوں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور آگ سے جلانے کے لیے آئی؛ لیکن جلا نہ سکی یہ دیکھ کر نبی نے کہا کہ تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہے اس لیے ہر قبیلے کا ایک آدمی آ کر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت ہوئی تو) ایک قبیلے کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گیا انہوں نے کہا کہ چوری تمہارے قبیلے والوں نے کی ہے اب تمہارے قبیلے کے سب لوگ آئیں اور بیعت کریں چنانچہ اس قبیلے کے دو یاتین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا کہ چوری تمہاری لوگوں نے کی ہے چنانچہ وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے اور اسے مال غنیمت میں رکھ دیا، تو آگ نے آ کر اسے جلا دیا ہم سے پہلے مال غنیمت کسی کے لیے حلال نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے اسے ہمارے لیے جائز کر دیا“

[صحیح] [متفق علیہ]

نبی ﷺ نے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے ایک قوم کے ساتھ جنگ کا ارادہ کیا، جن سے جہاد کا انہیں حکم دیا گیا تھا لیکن آپ علیہ السلام نے اس شخص کو جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو، لیکن ابھی تک اس سے ہم بستری نہ کی ہو اور اس شخص کو جس نے گھر تیار کیا ہو، لیکن ابھی تک اس کی چھت نہ رکھی ہو اور اس آدمی کو جس نے کچھ بھیڑ بکریاں اور حاملہ اونٹیاں خریدی ہوں اور ان کے بچے جننے کا منتظر ہو، ان سب کو (جہاد میں شرکت سے) روک دیا کیونکہ ان کے دل ان چیزوں میں لگے ہوئے ہیں، جو ان کے لیے باعث دل چسبی ہیں شادی شدہ آدمی کی توجہ اپنی بیوی پر ہوتی ہے، جس سے اس نے ابھی تک مباشرت نہ کی ہو وہ اس کے لیے مشتاق رہتا ہے اسی طرح وہ شخص جس نے گھر کی دیواریں تو اٹھا لی ہوتی ہیں، لیکن اس کی چھت نہ ڈالی ہو، اس کا ذہن بھی اپنے گھر پر لگا ہوتا ہے، جس میں وہ اور اس کے اہل خانہ رہائش پذیر ہونا چاہتے ہیں اسی طرح حاملہ اونٹیوں اور بھیڑ بکریوں کے مالک کا دل بھی ان میں لگا ہوتا ہے اور وہ ان کے بچے جننے کا منتظر ہوتا ہے جہاد کے لیے تو انسان کو بالکل فارغ ہونا چاہیے، بایں طور کے جہاد کے سوا اسے کوئی اور فکر نہ ہو پھر اس نبی نے جنگ کی اور اس قوم پر نماز عصر کے بعد حملہ کیا رات قریب آ رہی تھی، چنانچہ انہیں اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر رات کی تاریکی چھا گئی، تو فتح حاصل نہ ہوسکتی گی اس لیے انہوں نے سورج سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”تو بھی حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں“ تاہم سورج کا حکم تکوینی حکم تھا اور اللہ کی طرف سے اس نبی کو جو حکم تھا وہ تشریحی تھا نبی کو جہاد کرنے کا حکم تھا اور سورج مامور تھا کہ جہاں اللہ نے حکم دیا، اس طرف رواں دواں

رَبِّهِ تَعَالَى كَأَرْشَادٍ: الشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۖ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ" (یس: 38) ترجمہ: اور سورج کو لیں جو مقررہ راہ سے، وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ غالب باعلم اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ انداز میں جب اللہ نے اسے پیدا کیا، یہ جہاں کا حکم ہے، وہاں چلا جا رہا ہے، بایں طور کہ نہ تو آگے پیچھے ہوتا ہے اور نہ ہی اوپر نیچے اسے اس نے دعا کی: "اللہ! ہمارے لیے اسے اپنی جگہ روک دو" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک دیا اور وہ اپنے وقت پر غروب نہ ہوا، یہاں تک کہ اس نے جنگ کر لی اور بہت سارا مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا۔ سابقہ امتوں میں جنگ میں شریک ہونے والوں کے لیے اموال غنیمت حلال نہیں تھے، بلکہ اموال غنیمت حلال ہونا صرف اور صرف اس امت کی خصوصیت ہے و للہ الحمد۔ جب کہ سابقہ امتوں کے لوگ مال غنیمت کو اکٹھا کرتے اور اگر اللہ کے ہاں یہ مقبول ہوتا، تو ایک آگ نازل ہو کر اسے جلا ڈالتی۔ اس نے جب مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ جمع کیا گیا، تو آگ نہ نازل ہو کر اسے نہ جلا یا۔ اس پر یہ نبی کے لئے لگا: "تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہے" پھر انہوں نے حکم دیا کہ ہر قبیلہ میں سے ایک آدمی آگے آ کر اس بات پر ان سے بیعت کرے کہ انہوں نے چوری نہیں کی۔ جب انہوں سے اس بات پر بیعت کرنا شروع کیا کہ انہوں نے چوری نہیں کی تو اس دوران ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں چپک گیا۔ ہاتھ چپکنے پر انہوں نے فرمایا: "چوری تم میں سے ہے" یعنی اس قبیلہ والوں نے چوری کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس قبیلہ میں سے ہر کوئی الگ الگ بیعت کرے۔ اس پر ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ چپک گئے۔ اس نے فرمایا: "چوری تمہارے اندر سے ہے" چنانچہ وہ لوگ چوری شدہ مال لے کر آئے۔ انہوں نے سونے سے بنی بیل کے سر کی مانند ایک شے چھپا رکھی تھی۔ جب اسے لے کر مال غنیمت میں رکھ دیا گیا تو آگ نے اسے جلا دیا۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3288>



النَّجَاتُ الْخَيْرِيَّةُ
ALNAJAT CHARITY

